✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

محترم پیر معین الدین صاحب

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (الانعام:163)

کہ میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے **"سیرت محترم پیر معین الدین صاحب"**

محترم پیر معین الدین صاحب مورخہ 25 دسمبر 1925ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد پیر اکبر علی صاحب اپنے علاقہ ضلع فیروز پور کے مشہور سیاست دان تھے۔ علاقہ بھر کے ہندو اور مسلمان آپ کی عزت کرتے تھے۔

آپ نے 26 اکتوبر 1944ء میں جب زندگی وقف کی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپ کو آگے تعلیم جاری رکھنے کی ہدایت فرمائی۔ آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم ایس سی کیمسٹری کا امتحان پاس کیا۔ آپ دورِ طالب علمی سے ہی سوئمنگ اور پولو کے ماہر کھلاڑی سمجھے جاتے تھے اور اپنے کالج کی سوئمنگ ٹیم کے کپتان بھی رہے۔

ایم ایس سی کرنے کے بعد آپ کا ابتدائی تقرر یکم ستمبر 1949ء میں فضلِ عمر انسٹیٹیوٹ میں ہوا۔ آپ 1957ء تک تحریک جدید کے تحت مختلف خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اس دوران آپ ٹریننگ کے لیے 31 مارچ 1951ء میں انگلینڈ میں بھی مقیم رہے۔ 1957ء میں آپ کا تقرر جامعہ احمدیہ ربوہ میں ہوا۔ اس کی منظوری دیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا کہ پیر معین الدین صاحب کو جامعۃ المبشرین میں انگریزی پڑھانے پر لگایا جائے۔ آپ 1971ء تک انگریزی پڑھاتے رہے اور پھر یہاں سے یکم جولائی 1971ء میں ریٹائر ہوئے۔

سامعین! 26 دسمبر 1951ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کا نکاح ہمراہ مکرمہ صاحبزادی امۃ النصیر صاحب جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت سارہ بیگم صاحبہؓ کی بیٹی تھیں ایک ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ خطبہ نکاح میں حضورؓ نے فرمایا کہ احباب کو معلوم ہو گا کہ مَیں اپنی لڑکیوں کا نکاح صرف واقفینِ زندگی سے کر رہا ہوں اور اس رشتہ میں بھی میرے لئے یہی کشش تھی کہ لڑکا واقفِ زندگی ہے۔

(خطبات محمود جلد 3 صفحہ 615)

اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹیوں اور ایک بیٹے سے نوازا جن میں صاحبزادی امۃ الصبور صاحبہ زوجہ پیر وحید احمد صاحب، صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ زوجہ اجمل امجد بیگ صاحب، صاحبزادی امۃ الغفور صاحبہ زوجہ سید قاسم احمد شاہ صاحب، صاحبزادی امۃ النور صاحبہ زوجہ مرزا طیب احمد صاحب اور بیٹا صاحبزادہ پیر محی الدین طاہر احمد صاحب شامل ہیں۔

سامعین! پیر صاحب علمی شخصیت کے مالک خادمِ سلسلہ تھے۔ آپ بہت علم دوست، مہمان نواز اور غریب پرور انسان تھے۔ آپ کو قرآن کریم سے بہت محبت تھی۔ اس کے مضامین پر بہت غور اور تدبر کیا کرتے تھے۔ آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر کا خلاصہ چار جلدوں میں شائع فرمایا آپ کی خواہش تھی کہ "مخزنِ معارف" کی طرز پر سارے قرآن کریم کی تفسیر مکمل کریں۔ آپ کے پاس حضرت مصلح موعودؓ کا وہ قرآن مجید بھی موجود تھا جس کو حضرت مصلح موعودؓ درس کے موقع پر استعمال فرمایا کرتے تھے۔ اِس سے آپ کی قرآن کریم سے محبت دکھائی دیتی ہے۔ ہم طلبہ نے آپ کے اِس مجموعہ "مخزنِ معارف" سے بہت فائدہ اُٹھایا۔ بالخصوص امتحانات کے دنوں میں جب ساری تفسیر کبیر سے go though ہونا مشکل ہوتا تو ہم اِس خلاصہ سے فائدہ اُٹھایا کرتے۔

جیسا کہ ہم اوپر سن آئے ہیں کہ محترم پیر معین الدین صاحب کی ایک بڑی علمی خدمت ”مخزن معارف“ کا مرتب کرنا ہے۔

”مخزن معارف“ کے بارے میں آپ بیان کرتے تھے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بیمار ہوگئے اور تفسیر کبیر کی تالیف کا کام رک گیا۔ تو خاکسار نے حضورؓ کی خدمت میں عرض کی کہ مطبوعہ تفسیر کبیر کا خلاصہ تو مَیں شائع کر چکا ہوں۔ آگے تفسیر کبیر تو نہیں ہے مگر ہمارے لٹریچر میں تفسیر کا کافی مواد موجود ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب و ملفوظات، حضرت خلیفہ اولؓ کے درس القرآن کے نوٹ اور خود حضورؓ کے مطبوعہ ارشادات اور غیر مطبوعہ قلمی نوٹ موجود ہیں ان سے تفسیر مرتب کی جاسکتی ہے۔ حضورؓ نے مجھے اس کام کی اجازت دی اور ازراہ شفقت اپنے بیش قیمت ”غیر مطبوعہ قلمی نوٹ“ بھی مرحمت فرمائے۔

اس سلسلہ میں آپ اپنا ایک خواب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک بات ہے جس کے بیان کرنے سے مجھے طبعاً حجاب محسوس ہوتا ہے مگر مَیں اِسے اس لئے بیان کر دیتا ہوں کہ اس میں سلسلہ کی صداقت کا ایک بڑا نشان ہے۔ جن دنوں میں ہماری شادی کے لئے استخارے ہو رہے تھے ان دنوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنی اس بیٹی کے متعلق جو بعد میں میرے عقد میں آئیں یہ رؤیا دیکھی تھی کہ انہوں نے ایک لونگ پہنا ہوا ہے جو ستارے کی شکل کا ہے اور اس کے چھ کونوں پر لگے ہوئے نگ عام نگوں سے بہت مختلف روشن اور چمکدار ہیں۔ پہلی دفعہ جب مَیں نے یہ رؤیا پڑھی تو اسی وقت میرے دل میں یہ خیال آیا کہ یہ رؤیا میرے متعلق ہے اس کے کئی سال بعد شادی ہوئی مگر اس وقت کے بعد سے مجھے ہمیشہ یہ خیال رہتا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھ سے کوئی اہم دینی خدمت لے گا۔ اس خواب کے آٹھ سال بعد ”مخزن معارف“ کا کام شروع ہوا اور اس کی پہلی جلد میں ہی مَیں نے یہ رؤیا لکھ کر عرض کی تھی کہ میرے خیال میں اس میں ”مخزن معارف“ کے کام کی توفیق ملنے کی طرف اشارہ تھا...خاکسار نے کام شروع کیا تو اس کے متعلق دعا کی تو خواب میں دیکھا کہ مبارک احمد نامی ایک عزیز دوست آئے ہیں اور مجھ سے گلے ملے ہیں۔ پھر ایک اور موقع پر مَیں نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کو خواب میں دیکھا۔ میرے دل میں حضور سے مصافحہ کی خواہش پیدا ہوئی۔ اِدھر یہ خواہش پیدا ہوئی اُدھر حضورؑ نے میرے بغیر کہنے کے میری طرف ہاتھ بڑھایا اور مَیں نے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ پھر میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش! مَیں نے حضورؑ کا ہاتھ چوما بھی ہوتا۔ اس وقت پھر بغیر میرے کچھ کہنے کے حضورؑ نے دوبارہ اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا۔ اس وقت میرے دل میں بڑی شدت سے یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ ہاتھ چونکہ حضورؑ کے ہاتھوں سے ملے ہیں اب جو میرے ہاتھوں سے ہاتھ ملائے گا وہ بھی برکت پائے گا۔ مجھے خدا تعالیٰ کے فضل سے کبھی اپنے متعلق غلط فہمی نہیں ہوئی اور مَیں نے بیداری میں کبھی اپنے متعلق ایسا خیال نہیں کیا۔ اس لئے یہ خواب نفس کا دھوکہ نہیں ہوسکتی...رؤیا کی یہی تعبیر تھی کہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی برکت سے، باوجود میری نااہلی کے خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے میرے ہاتھ سے یہ ایک ایسا کام لینا چاہتا تھا کہ جس سے فائدہ اٹھانے والے برکت پائیں گے۔

(دیباچہ مخزن معارف صفحہ الف ب مطبوعہ دسمبر 1962ء)

سامعین! محترم پیر معین الدین صاحب کو 10 ستمبر 2006ء کو دل کا حملہ ہوا اور آپ 12 ستمبر 2006ء کو نیشنل ہسپتال ڈیفنس لاہور میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً 81 برس تھی۔ آپ کی نماز جنازہ 13 ستمبر 2006 مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز عصر مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں آپ کی تدفین ہوئی۔ مَیں خود اِس بات کا گواہ ہوں کہ آپ کی وفات کے بعد یہ کہا جانے لگا کہ مسجد مبارک سُونی سُونی ہوگئی ہے۔ آپ کی وفات پر تعزیت پر آئے لوگوں میں مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب مرحوم بھی موجود تھے جو یہ کہہ رہے تھے کہ آپ مسجد مبارک کی رونق تھے۔ آپ اکثر اچکن زیب تن کئے ہوتے اور آپ کی ٹوپی کا ایک خاص اسٹائل تھا۔ آہستہ آہستہ آپ چلتے جس میں شرافت جھلکتی تھی۔ آپ کے لیکچرز اور درس بہت علمی اور حوالہ جات سے مزیّن ہوتے تھے۔ آپ کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ آمین

اے خدا بر تربت او ابر رحمت ہا ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)